ماہنامہ
"جرس"
"مرکزِ ادب" کا ترجمان
جون ۱۹۵۸ء سے
منظرِ عام پر
آ رہا
ہے
"مرکزِ ادب" ـــــ جہانگیر آباد پیلس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدۂ نعتیہ

کرے تارِ شعاعی لاکھ اپنی سعیِ امکانی
رفو ہوتا نہیں ہے صبح کا چاکِ گریبانی
وہی سمجھیں گے جو واقف ہیں اسرارِ محبت سے
کہ یکساں جانگسل ہے ذوقِ وصل و دردِ ہجرانی

ابھی تک کہہ رہا ہے ذرّہ ذرّہ دشتِ ایمن کا
قیامت ہے قیامت، جلوۂ جاناں کی عُریانی

اِدھر دوشیزہ کرنوں کا نکلنا سمتِ مشرق سے
اُدھر بزمِ جہاں سے رخصتِ شمعِ شبستانی

اِدھر صُبحِ گریباں چاک کا راہِ عدم لینا
اُدھر خورشیدِ عالمتاب کا آغازِ رخشانی

کبھی پھُولوں کے جھُرمٹ میں شعاعوں کی نظربازی
کبھی خود جلوۂ خور سے گلُوں کی چاک دامانی

کہیں دوشِ صَبا پر رقص کرنا نکہتِ گُل کا
کہیں شاخِ نشیمن پر عنادل کی محدی خوانی

اِدھر غنچوں کے لب پر وردِ یا فتّاح جاری ہے
اُدھر محوِ اقامت ہے قطارِ سَروِ بُستانی

اِدھر سبزے کا جاگ اُٹھنا خمارِ خوابِ نوشیں سے
اُدھر بادِ سحر سے زُلفِ سنبل کی پریشانی
کہیں قبل از صبوحی میکشوں کی مشقِ خمیازہ
کہیں بعد از نوافل زاہدوں کی سبحہ گردانی
صبا کے گُدگُدانے سے اِدھر کلیوں کا ہنس دینا
اُدھر شبنم سے پھولوں کی عرق آلود پیشانی
اِدھر شبنم کی ہستی کا فنا فی النّور ہو جانا
اُدھر گُل کا صبا سے اِدّعائے پاکدامانی
بجا ہے صبحدم گر چشمِ نرگس ہے خمار آگیں
چمن میں رات بھر کی ہے زرِ گُل کی نگہبانی
رگِ گُل نے بچھا رکھا ہے ہر سُو دامِ نظّارہ
عبث ہے گر کرے مُرغِ نگہ سعیِ پر افشانی

یہ صبح و شام ہی کیا، چشمِ عبرت بیں اگر وا ہو

تو اک درسِ بصیرت ہے سراپا بزمِ امکانی

چمن پیرائے کُن صدقے تری نیرنگ سازی کے

لبِ ہر غنچہ پر ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ

وہ تابستاں کے بعد ابرِ سیہ کا جوشِ تر دستی

وہ آغازِ بہار، اور رخصتِ فصلِ زمستانی

کسی کے خندۂ دنداں نما کا کھنچ گیا نقشہ

لبِ گلبرگ پر شبنم نے کی جب گوہر افشانی

بہار آئی، ہوئی آراستہ پھر بزمِ امکانی

(مطلع) ہوا گلزارِ عالم پھر جوابِ باغِ رضوانی

تمنّاؤں کا حشر اُٹّھا ہے پھر ویرانۂ دل میں

جنوں نے دل کو دی پھر دعوتِ شوریدہ سامانی

چمن میں جس طرف دیکھو نظر بازوں کا جمگھٹ ہے
الٰہی کوچۂ قاتل ہے، یا صحنِ گلستانی

چمن کا جلوۂ رنگیں ہے، یا اک شعرِ فطرت ہے
کہ جس پر ذوقِ فطرت خود ہے محوِ آفریں خوانی

جبینِ صبح پر قشقہ ہے، یا خطِ شعاعی ہیں
ایاغِ لالہ میں شبنم ہے، یا صہبائے ریحانی

نگاہیں جذب کر لی ہیں بہارِ عارضِ گل نے
رگِ گل کی حقیقت آج ہم نے جا کے پہچانی

نہ جانے حسن ہے یا عشق، اتنا جانتے ہیں ہم
ہمیں کھینچے لئے جاتا ہے کوئی جذبِ پنہانی

کمالِ عاشقی ہے آپ مرنا اپنے جلووں پر
مرے مذہب میں خود بینی کو کہتے ہیں خدادانی

خود اپنی شکل دیکھی پردۂ برقِ تجلّےٰ میں
تعجب کیا، اگر تھی دیدۂ موسیٰؑ کو حیرانی

کہاں کا دشتِ ایمن، طور کیا، برقِ تجلّیٰ کیا
یہ سب کچھ تھی جمالِ مصطفےٰؐ کی پرتو افشانی

محمدؐ وہ کتابِ کون کا طغرائے پیشانی
محمدؐ وہ حریمِ قدس کا شمعِ شبستانی (مطلع)

محمدؐ یعنی وہ حرفِ نخستیں کلکِ فطرت کا
محمدؐ یعنی وہ امضائے توقیعاتِ ربّانی

وہ فاتح، جس کا پرچم اطلسِ زنگاریِ گردوں
وہ اُمّی، جس کے آگے عقلِ کُل طفلِ دبستانی

وہ رابط، عقل و مذہب کو کیا شیر و شکر جس نے
وہ فارق، زہد سے جس نے مٹایا داغِ رہبانی

وہ ناطق جس کے آگے مُہر برلب بُلبلِ سدرہ
وہ صادق جس کی حق گوئی کا شاہد نطق زبانی

وہ حاذق جس کا نسخہ تنزیلِ فرقانی
دوائے جملہ علت ہائے اخلاقی و رُوحانی (مطلع)

وہ عادل جس کی میزانِ عدالت میں برابر ہے
غبارِ مسکنت ہو، یا وقارِ تاجِ سُلطانی

وہ باذِل، سُن کے جس کے ابرِ رحمت کی گہرباری
فضائے آسماں ہے شکوہ سنجِ تنگ دامانی

وہ جامع جس نے یکجا کر دیئے بکھرے ہوئے دانے
مٹادی آکے جس نے باہمی تفریقِ انسانی

وہ درس آموزِ فطرت جس نے سب سے پہلے دنیا میں
بتائے اہلِ عالم کو حقوقِ جنسِ نسوانی

اُٹھا دی خود کُشی کی بزدلانہ رسم دنیا سے
سکھایا مشہدِ توحید پر آئینِ قربانی

وہ گنجورِ معارف، جس کے اک اک حرف میں پنہاں
نکاتِ فلسفی، اسرارِ نفسی، رازِ عمرانی

وہ شارہِ بوریا مسند، سکھایا جس نے دنیا کو
یہ اندازِ جہانگیری، یہ آئینِ جہانبانی

وہ کشّافِ سرائر جس نے کھولا چند اشاروں میں
علومِ اوّلین و آخریں کا گنجِ پنہانی

وہ نسّاخِ مذاہب جس کے مقدم نے کیا باطل
فروغِ کیشِ زردشتی، شکوہِ دینِ نصرانی

وہ مقصودِ دو عالم، مُستغاثِ قاصی و دانی
کیا جس نے مکمّل نسخۂ اخلاقِ انسانی (مطلع)

وہ سُلطان الامم، فخرِ دو عالم، برزخِ کبریٰ
رسالت جس کی تصدیقی، جلالت جس کی اِذعانی

مُبشّر جس کی بعثت کا ظہورِ عیسیٰؑ مریمؑ
مصدّق جس کی عظمت کا لبِ موسیٰؑ عمرانی

تراشہ جس کے ناخن کا ہلالِ آسماں منزل
غُسالہ جس کے تلوؤں کا زُلالِ آبِ حیوانی

تعالی اللہ ذاتِ مصطفےٰؐ کا حُسنِ لاثانی
کہ یکجا جمع ہیں جس میں تمام اوصافِ امکانی (مطلع)

دُعائے یونسی، خُلقِ خلیلی، صبرِ ایّوبی
جلالِ موسوی، زہدِ مسیحی، حُسنِ کنعانی

نہیں مہرِ درخشاں اس کے فیضِ جبہہ سائی سے
چمک اُٹھا ہے چرخِ چارمیں کا داغِ پیشانی

خدا جانے خود اُس سرکار کا کیا مرتبہ ہوگا
غلامِ بارگہ جس کے کہیں "ما اعظم شانی"

تعالیٰ اللہ چہ می زیبد بہ فرقش تاجِ سلطانی
کہ مورِ درگہش رامی رسد نازِ سلیمانی (مطلع)

معراج

شہنشاہِ سریرِ قابَ قوسین احمدِ مرسل
شبِ اسریٰ ہی جس کا فرشِ رہ تھا کاخِ کیوانی

وہ جسمِ پاک خود سر تا قدم پیکر تھا نورانی
تو پھر معراج میں کیا بحث روحانی و جسمانی (مطلع)

رجب کی بست و ہفتم، بارھواں سالِ نبوّت تھا
کہ بخشا خلوت آرائے ازل نے فخرِ مہمانی

حریمِ امّ ہانیؓ میں حضورؐ آرام فرما تھے
درِ دولت پہ قدسی و ملک تھے محوِ دربانی
وہ چشمِ نرگسیں تھی بند، لیکن چشمِ دل وا تھی
سرہانے طالعِ بیدار کرتا تھا مگس رانی
ادب سے آکے جبریلِ امیں نے یہ گزارش کی
کریں سرکار بزمِ نور تک تشریف ارزانی
سُنی روح القدس سے جب طلب بزمِ حضوری کی
اُٹھے، اور دی براقِ پاک پر، دادِ سُبک رانی
حرم سے چل کے اوّل مسجدِ اقصیٰ میں منزل کی
وہاں سے جلوہ گاہِ قدس تک جانے کی پھر ٹھانی
براقِ برق پیکر لے چلا یوں ذاتِ انورؐ کو
فضا میں تیر جائے جس طرح بجلی کی تابانی

حضورؐ اِس طرح گذرے گنبدِ مینائے گردوں سے
نظر جس طرح شیشے سے گذر جائے بہ آسانی
ملائک اور رُسُل صف بستہ استقبال کو آئے
اُٹھا افلاک میں ہر سمت شورِ تہنیت خوانی
سرِ رہ ہر قدم پر ذوقِ نظّارہ کی تسکیں کو
حقائق کا تراکُم تھا، مناظر کی فراوانی
کُھلی آنکھوں سے دیکھا محرمِ سرِّ حقیقت نے
جزائے محسن و خائن، سزائے مُذنب و جانی
نظر سے عالمِ ناسوت کے سارے حجاب اُٹھے
برائے العین کی سیرِ بہارستانِ رضوانی
رُمیصہ زوجۂ بُو طلحہؓ کی تقدیر کیا کہنا
کہ خود دیکھا نبیؐ نے اُن کو فی رُوحٍ وّریحانٍ

سُنی سرکارؐ نے جنّت میں آوازِ خرام ان کی
بلالِ پاکؓ کے طالع کی اللہ رے درخشانی

بڑھے آگے تو وسطِ ساحتِ فردوس میں دیکھا
بلند و پُرشکوہ و دِلکشا اک قصرِ لاثانی

وہ نزہت جس کا ہر گوشہ ریاضِ خلد کا حاصل
وہ رفعت جس کا ہر زینہ حریفِ کاخِ کیوانی

وہ شفّاف و شفق گوں رنگ جیسے حل ہو کوثر میں
بتاشیرِ سحر، سیمِ قمر، یاقوتِ رُمّانی

چمن میں اشکِ شبنم کی جگہ دُرِ نجفِ غلطاں
رَوش پر سنگریزوں کے عوض لعلِ بدخشانی

محاسن کے توازن میں مثالِ عدلِ فاروقیؓ
مناظر کے تناسب میں جمالِ ماہِ کنعانی

قوائم اُس کے عزم انبیاء کی طرح مستحکم
دَر و بام اُس کے قلب اصفیاء کی طرح نورانی
یہ ایواں دیکھتے ہی آپ نے حیرت سے فرمایا
ہے کس کے واسطے یہ اہتمام جلوہ سامانی
فرشتوں نے کہا فاروقؓ کی دولت سرا ہے یہ
یہ قصر اُس کا ہے طالب جس کے ہیں مطلوبِ یزدانی
شہید اور منصب صدّیقیت کے اوّلیں وارث
امیر اور مسندِ ختم رسل کے جانشیں ثانی
یہاں سے پھر بڑھے سرورؐ تو وہ جلوے نظر آئے
کہ اجمالاً بھی کچھ لکھئے تو اک دفتر ہو طولانی
غرض ملکوت کا ہر گوشہ چھانا، اور جہاں پہنچے
نظر کے سامنے آتی گئیں آیاتِ ربّانی

بُراق و جبرئیلؑ آخر رُکے سدرہ کی منزل پر
کہ تھی یہ انتہائے سرحدِ اقلیمِ امکانی
یہاں سے لے چلیں پھر آپ کو موجیں تجلّی کی
وہ رفرف ہو کہ انوارِ ازل کا جوشِ فیضانی
جوارِ عرش میں دیکھا یہاں صدّیقِ اکبرؓ کو
تماشائے جمالِ لم یزل میں محوِ حیرانی
سوادِ لامکاں تک رُک گیا رفرف کہ اُس کو بھی
کہاں اس خلوتِ وحدت میں اذنِ گرمِ جولانی
کسی نے لے لیا خود بڑھ کے آغوشِ محبت میں
ہوا اک اِک قدم خلوت سرائے حسنِ امکانی
ملا خلعت سلامِ بارگاہِ بے نیازی کا
نبیؐ نے جب تحیاتِ ادب کی نذر گذرانی

یہاں بھی رحمتِ عالم نہ بھولے اپنی اُمّت کو
ہوا ہر بندۂ صالح شریکِ لُطفِ ربّانی
ملا اس فیض کے صدقے میں ہر اُمّتِ عاصی
نویدِ عفو، فرمانِ کرم، منشورِ غفرانی
بجز ذاتِ مُطہّر یہ شرف کس کو ہوا حاصل
بجز صدّیقِ اکبرؓ یہ حقیقت کس نے پہچانی
خرد عاجز، نظر خیرہ، زباں کج مج، بیاں قاصر
زمینِ نعت میں کیا دیجئے دادِ سُخندانی

احمدِ مُرسَل، فخرِ دوعالم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
مظہرِ اوّل، مُرسلِ خاتم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
جسمِ مُزکّٰی، رُوحِ مُصوَّر، قلبِ مُجلّٰی، نورِ مُقطَّر
حُسنِ سراپا، خیرِ مُجسّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
طینت جس کی سب سے مُطہّر، بعثت جس کی سب سے مؤخّر
خلقت جس کی سب سے مقدّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
جس کی ہراول فوجِ سلیمانؑ، جس کے منادی موسیٰؑ عمراں
جس کے مُبشّر، عیسیٰؑ مریم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
بُرمغِ فارس، قُدس کے رُہباں، کشورِ بابل، وادیٔ کنعاں
سب کی زباں پر مژدۂ مقدم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

کفر کی ظلمت جس نے مٹائی، دین کی دولت جس نے لٹائی
لہرایا توحید کا پرچم صلّی اللہ علیہ وسلّم

باغِ جہاں کا حارس نامی، جس نے مٹائی رسمِ غلامی
پھر سے سنوارا گلشنِ آدم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

بزمِ ملل تھی نظم سے خالی، بکھرے ہوئے تھے حق کے لآلی
اس نے کئے سب آ کے منظّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

بچھڑے ہوئے گلّے کو ملایا، نسل و وطن کا فرق مٹایا
رہ نہ گیا کچھ تفرقہ باہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہم کی ہر زنجیر کو توڑا، رشتہ ایک خدا سے جوڑا
شرک کی محفل کر دی برہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

فرد و جماعت، امر و اطاعت، کسب و قناعت، عفو و شجاعت
حل کئے جو اسرار تھے مبہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

رُبط و تصادم، طوع و تحکّم، فقر و تنعّم، عدل و ترحّم،
سب کے حدود بتائے باہم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
حفظِ مراتب، پاسِ اُخوت، سعی و توکّل، رفق و فتوّت
"تِلْكَ حُدُوْدُ اللہ" میں مُنضم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
اُلفتِ قُربیٰ، قطعِ علائق، حُبِّ وطن، اور حُبِّ خلائق
کردیئے سب توحید میں مُدغم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
جس پہ تصدّق وحیِ الٰہی، کنکریاں دیں جس کی گواہی
جس کا تفوّق سب پہ مُسلّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
خَلقِ خدا کا راعیِ آخر، دینِ ہُدیٰ کا داعیِ آخر
جس کی دعوت "اَسْلِمْ تَسْلَمْ"، صلّی اللہ علیہ وسلّم
ارض و سما میں آیۂ رحمت، روزِ جزا میں سایۂ رحمت
اس کے لوائے حمد کا پرچم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

آئینۂ الطافِ الٰہی، رحمت جس کی لا محدود ہی
جس کی ہدایت "وارحم ترحم" صلّی اللہ علیہ وسلّم
راہ میں کانٹے جس نے بچھائے، گالی دی، پتھر برسائے
اُس پر چھڑکی پیار کی شبنم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
سم کے عوض دارُو کے شفا دی، طعن سُنے اور نیک دُعا دی
زخم سہے، اور بخشا مرہم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
جس کا نام اچھالے داور آپ "رفعنا لک" فرما کر
بزمِ تجلّی جس کا مُخیّم صلّی اللہ علیہ وسلّم
صدقے جس کی خاکِ قدم پر تختِ فریدوں، بختِ سکندر
سطوتِ کسریٰ، شانِ کے و جم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
فقر و غنا، دونوں کا سلطاں، روح و جسد دونوں کا درماں
دین کا اور دُنیا کا سنگم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

دلق میں جسنے سلطانی کی، جنگ میں جسنے جہانبانی کی
زہد و سیاست کر دیئے توأم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
لمعۂ قدس تنِ بے سایہ، جس کی بدولت خلق نے پایا
دینِ مکمّل، خلقِ متمّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
اسوۂ اجمل، دینِ ممثّل، نطقِ مدلّل، وحیِ منزّل
شرعِ معدّل، سلمِ مسلّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
قبلہ نمائے سجدہ گذاراں، شعلۂ سینا، جلوۂ فاراں
صبحِ بہاراں جس کا مقدم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
عالمِ ناسوتی کا مجاہد، شاہدِ لاہوتی کا مشاہد
شان میں ارفع، صبر میں اقوم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
عمر بسر کی نانِ جویں پر، سکّہ چلایا چرخ و زمیں پر
فقر میں استغنا کا یہ عالم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہ مصداقِ "دنیٰ فتدلّیٰ" جس کی منزل عرشِ مُعلّیٰ
نکتۂ "مَا اَوْحیٰ" کا محرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

نظم میں جس کی نعتِ مُطہّر "اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر"
اللہ اللہ شانِ مُعظّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

شرحِ "اَلَمْ نَشْرَح" وہ سینہ برقِ تجلّی کا گنجینہ
جگمگ جگمگ، چم چم، چم چم صلّی اللہ علیہ وسلّم

جتنے فضائل، جتنے محاسن ممکن ہیں ہو سکتے تھے ممکن
حق نے کیے سب اس میں فراہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

علمِ لدُنّی، شانِ کریمی، خُلقِ خلیلی، نطقِ کلیمی،
زُہدِ مسیحا، عفّتِ مریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

زمزمۂ ہُود اُس کا فسانہ، نغمۂ داؤد اس کا ترانہ
اُس کا ثنا خواں صانعِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم

آپؐ اگر مقصود نہ ہوتے، کون و مکاں موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدمؑ، صلّی اللہ علیہ وسلّم

مقصدِ امکاں، مہبطِ قرآں، منبعِ احساں، مرجعِ دوراں
رُوح کے درماں، قلب کے مرہم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

نوری تن کمبل میں چھپائے، بادل میں بجلی لہرائے
نور کا مینھ برسائے رم جھم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

"اَلْمُدَّثِّرْ اَلْمُزَّمِّلْ" ذات اُس کی کونین کا حاصل
خاک پہ سجدہ، عرش پہ پرچم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

پردہ کشائے دیدۂ عالم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
خسرو بہائے دودۂ آدمؑ صلّی اللہ علیہ وسلّم (مطلع)

بندہ اور خدا سے واصل، خاکی اور انوار کا حامل،
اُمّی، اور اسرار کا محرم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَوجِ شرف کا بدر وہی ہے، بزمِ رُسُل کا صدر وہی ہے

بدرِ منوّر، صدرِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

صدرِ اُمَم سُلطانِ مدینہ، وہ جس کے کفِ پا کا پسینہ

گُل کدۂ فردوس کی شبنم صلّی اللہ علیہ وسلّم

جن کا پیارا نام محمّدؐ، فیضِ مؤیّد، فوزِ مخلّد

حسنِ مجرّد، نورِ مقدّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

طٰہٰ اور یٰسین کا مورد، قبلۂ ایماں جس کا مولد

دولتِ سرمد جس کا مقدم صلّی اللہ علیہ وسلّم

بعدِ خدا ہر ایک سے افضل، اشرف، اکمل، اطیب، اجمل

اصدق و اعدل، اجود و احکم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

شافعِ محشر، ماحیِ عصیاں، حامیِ مضطر، حارسِ گیہاں

ساقیِ کوثر، وارثِ زمزم صلّی اللہ علیہ وسلّم

سرورِ سیادت، قامتِ رعنا، صبحِ سعادت، جلوہ سیما،
طاقِ عبادت، ابروئے پُرخم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
سیدِ بطحیٰ، مخبرِ صادق، عروۂ وثقیٰ، مصحفِ ناطق
برزخِ کبریٰ، آیۂ محکم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
ابرِ دُر افشاں سرورِ سامی، بدرِ درخشاں صدرِ گرامی
حاذقِ دوراں، چارہ گرِ غم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
باطن و ظاہر طیّب و طاہر، خسروِ فاخر، کوکبِ باہر
جانِ مظاہر، مرکزِ عالم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
کنزِ دقائق، حسنِ حقائق، جانِ حدائق، روحِ خلائق
سب پر فائق، سب پر اقدم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
جس کا بذل عطائے شامل، جس کا فضل شفائے عاجل
جس کا حکم قضائے مبرم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

جس نے بسائی دل کی بستی، جس کا ظہور شباب ہستی
نزہت گیتی جس کا مقدم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
حسنِ ازل کا جلوۂ رنگیں، بحرِ قِدَم کی موجِ نخستیں
اَوجِ اَبد کا نیّرِ اعظم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
مہرِ رسالت، مہرِ جلالت، عینِ عدالت، خضرِ دلالت
اے بہ کمالت ناطقہ اَبکم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

خلفا چرخِ ہدیٰ کے انجم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم
آپ جہاں کے ہادیِ اعظم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
صدّیق و شہدا کی جماعت، بعدِ نبی مفروض اطاعت
ان میں ہر اک اللہ کا منعَم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

سیّدِنا صدّیقِ اکبرؓ، پہلے مُصدّق، پہلے مُبشّر
اُمّتِ مرحومہ میں ارحم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

مٹ گئے جو متنبی اُٹھے، بجھ گئے جو بُولہبی اُٹھے
سب کی بساطیں کر دیں برہم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

جن کے پاؤں کا ہے یہ پایہ آبِ دہن مولا نے لگایا
وہ محبوبِ رسُولِ اکرم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

ہیبتِ ایماں کا یہ اثر ہے، زلزلہ افگن نامِ عمرؓ ہے
گردنِ باطل آج بھی ہے خم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

جمع اس میں سب شرطِ خلافت، عدل و تدبر، فضل و شرافت
حزمِ حقیقی، عزمِ مصمّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

بزمِ مُنوّر کی امکاں کی، سطح برابر کی انساں کی
دیں کی بنا کر دی مستحکم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

جن کو خدا سے مانگ کے پایا، رجمِ شیاطین جن کا سایہ
وہ مقصودِ مقصدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم

سایۂ قد صدّیقِ مکرّمؓ، صیدِ نظرِ فاروقِ معظّمؓ
رازِ نبوّت کے دو محرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

دونوں مظہرِ شانِ رسالت، دونوں پیکرِ صدق و عدالت
دونوں بامِ شرف کے سُلّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

پرتوِ حق سے روشن سینے، حُسنِ رسالتؐ کے آئینے
قلب فیوضِ وحی سے مُلہَم صلّی اللہ علیہ وسلّم

فیض کے چشمے کر دیئے جاری، ہری ہوئی دیں کی پھلواری
کفر کے شعلے پڑ گئے مدّھم صلّی اللہ علیہ وسلّم

گنبدِ سبز کے بسنے والے، ماہِ رسالت کے دو ہالے
آج بھی دونوں ساتھ ہیں ہمدم صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہ جو فدائے حکمِ نبیؐ ہیں، سیدنا عثمانِ غنیؓ ہیں
نور کی دو موجوں کے سنگم صلّی اللہ علیہ وسلّم
قاسمِ فیضِ بیرِ معونہ، روئے شہادت کے گلگونہ
حلمِ نبیؐ کے مظہرِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم
اور وہ چوتھے رکنِ خلافت، طرّۂ تاجِ مجد و شرافت
پیکرِ رافت، جودِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم
شاہِ نجف مولائے رسالت، جرعہ کشِ صہبائے رسالت
علم میں راسخ، دین میں اقدم صلّی اللہ علیہ وسلّم
تیرِّ ساطع، صہرِ پیمبرؐ، حجّتِ قاطع، فاتحِ خیبر
وہ میدانِ وغا کے ضیغم صلّی اللہ علیہ وسلّم
آنکھ حریمِ قدس کی روزن، آپ ہی کے فیض سے روشن
سر محرابِ عبادت میں خم صلّی اللہ علیہ وسلّم

رکن چہارم آلِ عبا کے خامس و خاتم وہ خلفاؓ کے
خاص شبیہ جدِّ معظّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

ختم رسالت شاہِ زمنؐ پر، ختم خلافت ذاتِ حسنؓ پر
دونوں مصحفِ حق کے خاتم صلّی اللہ علیہ وسلّم

اور وہ ریحان باغِ نبیؐ کے، گوہرِ غلطاں تاجِ علیؓ کے
شاہِ شہیداں، ذبحِ محرّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

اور وہ سرورِ سب شہداء کے، حمزہؓ فدائی راہِ خدا کے
مشہدِ بدر کے صدرِ مفخّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

جلوۂ جاناں جامِ شہادت، صبحِ درخشاں شاہِ شہادت
عیدِ مسلماں، کفر کا ماتم صلّی اللہ علیہ وسلّم

حضرت عبّاسؓ انکے بھائی، شمعِ نبوّت کے شیدائی
یہ بھی رسولِ پاکؐ کے ہیں عم صلّی اللہ علیہ وسلّم

سعدؓ سعیدؓ و زبیرؓ و طلحہؓ، ابنِ عوفؓ اور ابو عبیدہؓ
گلکدۂ دیں جن سے ہے خرّم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

اور جو چار بناتِ نبیؐ ہیں، اور جو سب زوجاتِ نبیؐ ہیں،
اُن کی طہارت آیۂ محکم، صلّی اللہ علیہ وسلّم

زیدؓ و بلالؓ و صہیبؓ و سلمانؓ سب رفقاء انصار اور اعوان
رحمتِ باری سب پر پیہم صلّی اللہ علیہ وسلّم
نظمِ سہیل اُن کا ہی کرم ہے، ورنہ یہاں کب تابِ رقم ہے
اِنَّ اللہ تعالیٰ اعلم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
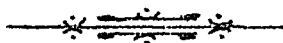
(مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ)

"تابشِ سہیل" (اقبال سہیل کی غزلوں کا مجموعہ)

مرتبہ :- افتخار اعظمی

سہیل اردو کے اُن چند غزل گو شعراء میں ہیں جن کے لب ولہجہ میں ایک پیمبرانہ شان ملتی ہے، اُن کی غزلوں میں ۱۹۱۹ء سے لیکر ۱۹۵۵ء تک کی ہندوستانی سیاست کے تمام خم و پیچ شاعرانہ لطافت کے ساتھ آ گئے ہیں، حُبّ وطن کی وہ صہبائے جاں بخش جو حالی، اقبال اور چکبست کے ساغر میں ڈھلی تھی، سہیل کی مینائے غزل میں آ کر کچھ اور با کیف ہو جاتی ہے۔

"تابشِ سہیل" کا ابتدائی حصہ

رشید احمد صدیقی، اثر لکھنوی، آل احمد سرور، حبیب احمد صدیقی اور افتخار اعظمی

کے مقالات پر مشتمل ہے

جن میں سہیل کی غزل گوئی کے تمام محاسن

اُجاگر کئے گئے ہیں!

"مرکزِ ادب" ـــــ جہانگیر آباد پیلیس لکھنؤ